سیّد طارق حسین رضوی
سیّد جاوید اقبال

سندھ سے شائع ہونے والے بچوں کے اردو ادبی رسائل

بچوں کی طبیعت میں تفریح سے رغبت ایک فطری عمل ہے۔ لیکن عمر کے ابتدائی حصے میں ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام بھی لازمی فریضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر مہذب اور باشعور معاشرے کے اہلِ علم نے نونہالوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر ادب کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

اردو میں بچوں کے لیے ادبی تخلیقات کا سلسلہ ابتدا میں نصاب ناموں کی صورت میں ملتا ہے۔ بچوں کے مزاج کے پیشِ نظر، موثر اور جلد یاد ہو جانے کے باعث ان نصاب ناموں میں نظموں کو ہی شامل کیا گیا۔ انیسویں صدی کے وسط میں اردو ادب کے ممتاز ادیبوں نے منظّم انداز میں بچوں کی اخلاقی، ذہنی اور معاشرتی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قصے اور کہانیاں اور منظوم تخلیقات پیش کیں۔

سرسید احمد خان کی علمی و ادبی تحریک کے نتیجے میں جو تبدیلی فکری سطح پر رونما ہوئی اس نے یہ تحریک پیدا کی کہ بچوں کے لیے بھی ملک و قوم کے بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں ایسا ادب تخلیق کیا جائے جو ان کی اخلاقی و تعلیمی تربیت میں معاون ہو۔ ڈپٹی نذیر احمد کے بقول:

> ''میں اپنے بچوں کے لیے ایسی کتابیں چاہتا تھا کہ وہ ان کو چاؤ سے پڑھیں۔ ڈھونڈا، تلاش کیا، کہیں پتا نہ لگا۔ ناچار میں نے ہر ایک کے مناسب حال کتابیں بنانی شروع کیں۔ بڑی بیٹی کے لیے ''مراۃ العروس'' چھوٹے کے لیے ''منتخب الحکایات'' بشیر کے لیے ''چند پند''۔[۱]

انیسویں صدی کے آخر میں اسی طرح ایک اور مثال ''تہذیب نسواں'' کی مدیر محمدی بیگم کی ہے جنھوں نے اپنے بیٹے کی تربیت کی خاطر سبق آموز کہانیاں، نظمیں اور لوریاں تخلیق کیں جو علی بابا چالیس چور، دل پسند کہانیاں، دل چسپ کہانیاں، چوہے بلی نامہ، امتیاز پچیسی، امتیاز بتیسی اور تاج پھول کے عنوانات کے تحت کتابی صورت میں منظرِ عام پر آئیں۔ محمدی بیگم نے اپنے جس بیٹے کی خاطر یہ کتب تصنیف کیں وہ اردو ادب کی تاریخ میں معروف ادیب امتیاز علی تاج کے نام سے جانے جاتے ہیں۔[۲]

ڈپٹی نذیر احمد اور محمدی بیگم کے علاوہ الطاف حسین حالی، مولانا محمد حسین آزاد، محمد اسماعیل میرٹھی

اور افسر میرٹھی نے بھی بچوں کے لیے گراں قدر ادبی تخلیقات پیش کی ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز میں بچوں کا ادب پہلی بار صحافت سے آشنا ہوا۔۱۹۰۲ء میں ''پیسہ اخبار'' لاہور نے چند صفحات بچوں کے لیے مختص کیے اور بڑوں کی تحریروں کے ساتھ ساتھ بچوں کی ادبی تخلیقات کو بھی شاملِ اشاعت کیا جس سے ان کے ذہن میں موجود خیالات، جذبات اور احساسات کو اظہار کا موقع ملا۔

۱۹۰۹ء میں لاہور سے بچوں کا رسالہ ''پھول'' جاری ہوا۔''جس نے تقریباً نصف صدی تک اپنے وقار، اپنی شان اور اپنے معیار میں کوئی فرق نہیں آنے دیا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے لکھنے والوں کو تلاش کیا اور ان کی تربیت کی جن کے قلم میں جان اور تحریر میں ذرا بھی رمق نظر آئی۔''۳

اس کے بعد اردو میں بچوں کے لیے مخصوص ادبی رسائل کی اشاعت کی روایت مستحکم ہوتی نظر آتی ہے اس دوران درجنوں ایسے رسائل جاری ہوئے جنھوں نے نامور ادیبوں کی ادبی تخلیقات کے ساتھ ساتھ بچوں کی ادبی تخلیقات کو بھی شاملِ اشاعت کیا۔

سندھ سے شائع ہونے والا بچوں کا پہلا اردو ادبی رسالہ ماہ نامہ ''کونپل'' ۱۹۴۸ء میں کراچی سے جاری ہوا۔ مئی ۱۹۴۸ء میں کراچی سے ہی ایک اور رسالہ ''میرا رسالہ'' جاری ہوا۔ اس کے نگراں شمس زبیری جب کہ مدیر نسیم درانی تھے۔ اس رسالے میں کہانیاں، لطیفے، اقوال زریں، نظمیں وغیرہ شائع ہوتی تھیں۔ اس رسالے کی ایک انفرادیت ''ڈال۔الف۔نون'' کے عنوان سے بچوں کے تاثراتی خطوط کی اشاعت رہی۔۴ اس کے بعد ماہ نامہ ''بھائی جان''، شفیع عقیل اور میر جمیل الرحمٰن کی ادارت میں (جنگ گروپ کے زیر انتظام) کراچی سے جاری ہوا۔ جس کا پہلا شمارہ دسمبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔ اس رسالے نے بچوں کے حلقے میں خاصی پذیرائی حاصل کی۔ اس لیے کہ اس میں معیاری کہانیاں، نظمیں، اقوال زریں سوال و جواب کے سلسلہ کے ساتھ ساتھ بچوں کی تحریروں کو بالخصوص شامل اشاعت کیا جاتا تھا۔ اردو کے کئی نامور ادیبوں اور شاعروں نے لکھنے کی ابتدا اسی ماہ نامہ سے کی۔۵ ۱۹۵۲ء میں کراچی سے بچوں کے لیے مزید دو ماہ ناموں کا آغاز ہوا پہلا ماہ نامہ ''کلیم''، شاہد علی اور ریحانہ نسرین کی ادارت میں جاری ہوا، جس کے نگراں امتیاز علی تھے، جب کہ اسی برس دوسرا ''کھلونا'' کے نام سے شان امروہوی اور شمس الدین کی ادارت میں جاری ہوا۔۶

۱۹۵۳ء میں کراچی سے ماہ نامہ ''ہمدرد نونہال'' کا آغاز مسعود احمد برکاتی کی ادارات میں ہوا، حکیم محمد سعید اس کے سرپرست اعلیٰ تھے، ''نونہال'' کی طباعت ابتدا ہی سے نہایت عمدہ مصور رنگین اور خوب صورت ہوتی تھی۔ مسعود احمد برکاتی کا شمار پوری اردو دنیا میں بچوں کے مستند ادیب کے طور پر کیا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی بچوں کے ادب اور بالخصوص رسالہ ''نونہال'' کے فروغ میں گزار دی، دوسری جانب حکیم محمد سعید

جیسی بے لوث ایمان دار اور عالم شخصیت نے اس رسالہ کی مقبولیت میں اہم کردار ادا کیا یہ رسالہ اپنی مسلسل اشاعت کی نصف صدی سے زائد کا عرصہ نہایت کام یابی کے ساتھ طے کر چکا ہے اسے پورے ملک میں بچوں کا مقبول ترین رسالہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے اس ماہ نامہ نے ہمیشہ بچوں کے لیے اعلیٰ معیار کا ادبی، علمی، تفریحی اور اخلاقی نثری وشعری ادب پیش کیا ہے اس رسالے میں تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کرنے والے بہت سے ''نونہال'' بعد میں زندگی کے عملی میدانوں میں نمایاں مقام حاصل کر چکے ہیں۔

''نونہال'' کے مستقل، مقبول اور مفید سلسلوں میں سب سے پہلے ''جاگو جگاؤ'' ہوتا ہے۔ حکیم محمد سعید کی بچوں سے اس گفتگو کا سلسلہ عموماً دین قوم، تعلیم وراخلاقیات کے موضوعات پر مشتمل ہوتا تھا اداریہ ''پہلی بات'' مدیر اعلیٰ مسعود احمد برکاتی تحریر کرتے ہیں۔ یوں تو اس رسالے نے اپنے طویل اشاعتی عرصے میں بچوں کی تربیت اور ان کی دل چسپی کو برقرار رکھنے کے لیے بہت سارے ادبی، علمی اور تفریحی سلسلوں کا آغاز کیا لیکن ان میں سے مشہور مقبول سلسلوں میں ایک ''خیالوں کی مہک'' تھا جس میں بچے مشاہیر کے اقوال کا انتخاب بھیجتے تھے۔ اسی طرح ''پھول پھول خوشبو'' مختلف اہم تحریروں سے اقتباسات پر مشتمل ہوتا تھا، ''کسوٹی'' میں سوال وجواب کا سلسلہ ہوتا تھا۔ ''نونہال مصور'' ننھے منے بچوں کی بنائی ہوئی تصویروں کی اشاعت کا سلسلہ ہے اور ''آج تک یاد ہے''، کے عنوان سے بچوں کے تحریر کردہ ایسے یادگار واقعات شامل کیے جاتے جنھوں نے ان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

''بزم ہمدرد نونہال'' کے تحت ملک کے مختلف شہروں میں ''بزم ہمدرد'' کے زیر اہتمام منعقد کیے جانے والے پروگراموں کا احوال ''یہ میرا پاکستان ہے''، کے تحت پاکستان کے کسی ایک علاقے یا شہر کا اجمالی تعارف کرایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کی دل چسپی کے دیگر عمومی سلسلوں کے علاوہ ''ہمدرد انسائیکلو پیڈیا'' اور ''نونہال لغت'' دو نہایت مفید اور منفرد سلسلے ہیں۔ ''ہمدرد انسائیکلو پیڈیا'' میں سائنسی معلومات ملتی ہیں۔ جب کہ ''نونہال لغت'' ہر شمارے میں موجود اردو کے مختلف مشکل الفاظ کے معانی پر مشتمل ہوتا ہے یہ ماہ نامہ حکیم محمد سعید کی شہادت کے بعد بھی اسی جذبے، فکر اور شان دار روایات کے ساتھ جاری ہے۔

۱۹۵۶ء میں کامل قریشی کی ادارت میں رسالہ ''کارٹون'' کا بطور ماہ نامہ اجرا ہوا۔ اس کے علاوہ ''غنچہ'' ۱۹۶۰ء میں شفیق دہلوی کی ادارت میں، ماہ نامہ ''سند باد'' ۱۹۷۰ء میں عرفان غازی کی ادارت میں ''ہونہار'' ۱۹۷۰ء میں ارشاد احمد بیگ چغتائی کی ادارت میں شائع ہوئے۔ ''ہونہار'' کی مجلسِ مشاورت میں جمیل جالبی، آغا صادق اور ابن حسن نگار شامل تھے۔ معروف دانشور ڈاکٹر منظور احمد کی ادارت میں ''سائنس بچوں کے لیے'' بطور ماہ نامہ ۱۹۷۲ء میں کراچی سے جاری ہوا۔ یہ رسائل کچھ عرصہ جاری رہنے کے بعد بند ہو گئے۔

مارچ ۱۹۷۸ء میں کراچی سے ماہ نامہ ''ٹوٹ بٹوٹ'' کا اجرا محمود شام کی ادارت میں ہوا، مجلس ادارت میں قاسم محمود، جاوید الرحمٰن خان، نیاز احمد، دانش اور احسان الحق شامل تھے۔ اس ماہ نامہ کا نام بچوں میں اس رسالے کی مقبولیت کا ایک جز رہا، اس رسالے کا ایک منفرد سلسلہ کہانی نویسی کا مقابلہ تھا۔ جس پر ہر ماہ انعامات بھی دیئے جاتے تھے۔ اس ماہ نامہ نے کئی نمبر بھی شائع کیے، اس کی مقبولیت اور پسندیدگی کی وجوہات میں عمدہ طباعت، اخلاقی اور اسلامی موضوعات پر کہانیاں اور انعامی مقابلے بالخصوص ہر ماہ کہانی ایواڈ شامل ہیں۔ ے

۱۹۸۰ء کی دہائی میں سندھ سے بچوں کے رسائل کی بڑی تعداد منظر عام پر آئی ۱۹۸۲ء میں حیدر آباد سے محمد فاروق دانش کی ادارت میں ماہ نامہ ''بھائی جان''، کراچی سے ماہ نامہ ''بچوں کا رسالہ'' طارق عزیز کی ادارت میں، ۱۹۸۶ء میں اردو انگریزی زبانوں پر مشتمل فرخندہ ہاشمی کی ادارت میں کراچی سے ماہ نامہ ''اسکول میگزین'' جاری ہوا۔

۱۹۸۶ء ہی میں پاکستان بھر میں طلبہ و طالبات کا مقبول رسالہ ''آنکھ مچولی'' کراچی کا اجرا ہوا۔ یہ ماہ نامہ احمد فوڈ انڈسٹریز کے بانی چیئرمین ضمیر الدین کے انتقال کے بعد ان کے صاحب زادے (اور احمد فوڈز کے ڈائریکٹر) ظفر محمود شیخ کے قائم کردہ ''گرین گائیڈ اکیڈمی'' کے تحت جولائی ۱۹۸۶ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ محمد سلیم مغل اس کے مدیر تھے۔ مجلس مشاورت میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، مشفق خواجہ اور امجد اسلام امجد شریک رہے۔

اس رسالے کے اغراض و مقاصد میں بچوں کے لئے دین اور وطن کی محبت کو ان کی سوچ اور عمل کا جزو بنانا، صاف ستھرا اور پاکیزہ ادب بچوں کو پہنچانا شامل ہے۔۸ اس ماہ نامہ کی کام یابی اور مقبولیت کی بڑی وجہ باصلاحیت تجربہ کار اور پرخلوص مدیران ہیں۔ ڈاکٹر طاہر مسعود اور شاہنواز فاروقی نے اپنے دورِ ادارت میں اس رسالے میں نت نئے تجربات کیے جو کہ کام یاب رہے اور اس ماہ نامہ کی مقبولیت کا باعث بنے۔ ''حیرت انگیز تصویر کا سلسلہ جس پر کیپ شن بچوں سے تحریر کروایا جاتا تھا۔ ''امی ابو کا صفحہ۔ یہ نہایت دل چسپ اور منفرد سلسلہ تھا جس میں بچے خطوط کے ذریعے بڑوں کے بارے میں رائے سے آگاہ کرتے۔ اس کے علاوہ کہانیاں، معلوماتی مضامین، سوال و جواب، منظومات سب ہی کچھ اس رسالے میں شامل ہوتا۔ اس رسالے کی انتظامیہ نے تمام لکھنے والوں کو مشاہرہ ادا کیا۔ جس کے باعث معیاری ادب شائع کرنا آسان ہوا۔۹ رنگین تصاویر اور عمدہ طباعت بھی بچوں کے رسائل کی کام یابی کا ہمیشہ اہم جزو سمجھی جاتی رہی ہے۔ اس رسالے نے اس حوالے سے بھی خصوصی کاوشیں کیں۔ ''آنکھ مچولی'' سال میں ایک سے زائد نمبر شائع کرتا رہا جن میں ''قہقہہ نمبر''، ''خوفناک بچے نمبر'' اور ''فروغ تعلیم نمبر'' شامل ہیں۔ ''آنکھ مچولی'' کا ایک منفرد سلسلہ ''فاران

’’ بھی رہا جس میں بتایا گیا کہ اگر حضورؐ کے زمانے میں اخبار ہوتا تو بعض اہم واقعات کس طرح شائع ہوتے۔ اردو ادب کے بڑے اور نامور ادیبوں کی بچوں کے لیے تحریریں اس ماہ نامہ میں مسلسل شائع ہوتی رہتی ہیں۔ مسعود الحسن ادیب[۱۰]، ڈاکٹر اسلم فرخی[۱۱]، آصف فرخی[۱۲]، عنایت علی خاں[۱۳]، معین الرحمٰن مرتضیٰ[۱۴]، عقیل عباس جعفری[۱۵]، حمید کاشمیری[۱۶] وغیرہم ان میں نمایاں ہیں۔ سال ۱۹۸۹ء میں بچوں کے اردو ادبی رسائل میں ’’آنکھ مچولی‘‘ پاکستان بھر میں اول اور ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء میں دوم نمبر پر رہا۔[۱۷]

۱۹۸۹ء میں کراچی سے بچوں کے ۸ رسائل جاری ہوئے جن میں ’’چلڈرن ڈائجسٹ‘‘ مدیر، علی نقوی اور اقبال حیدر ندیم، ’’چائلڈ اسٹار‘‘ مدیر، مہوش خان اور کاوش صدیقی، ’’چاند گاڑی‘‘ مدیر، نسیم انجم، ’’پیارا وطن‘‘ مدیر، علم اعظمی، ’’نوعمر‘‘ مدیر، سیما غزل، ’’خزانہ‘‘ مدیر، نیلوفر عباسی کی ادارت میں شائع ہوئے۔

جنوری ۱۹۸۹ء میں کراچی سے ماہ نامہ ’’ساتھی‘‘ کا اجرا ہوا جس کے مدیر سید شمس الدین تھے۔ یہ رسالہ اس سے پہلے ’’پیامی‘‘ کے نام سے ۱۹۷۷ء سے شائع ہو رہا تھا لیکن بعد میں نومبر ۱۹۸۸ء سے یہ رسالہ باقاعدہ ڈیکلریشن کے بعد ’’ساتھی‘‘ کے نام سے جاری ہوا جو تا حال باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالے کے پس منظر میں یہ فکر پوشیدہ ہے کہ نئی نسل کی تعلیم و تربیت اور قیام پاکستان کے مقاصد، نظریات اور افکار کے فروغ اور ترویج کا کام بچوں کی سطح سے کیا جائے۔ اس رسالے کی ادارت چوں کہ طلبہ پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ تعلیم مکمل ہوتے ہی عملی زندگی کی جانب روانہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا مجلس ادارت چند ہی سالوں میں مکمل تبدیل ہو جاتی ہے لیکن جانے والے افراد نئے ذمہ داروں کی تربیت کرتے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود ٹیم کی تبدیلی کے اس رسالہ نے اپنے معیار کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ ترقی کی جانب گامزن بھی ہے یوں یہ صحافت میں ایک منفرد مثال بن گیا ہے۔

ہر دور میں طباعت کے بہترین دستیاب ذرائع کو ماہ نامہ ’’ساتھی‘‘ کی تزئین و آرائش میں استعمال کیا گیا۔ اس کا ہر شمارہ رنگین سرورق باتصویر ہوتا ہے۔ جب کہ دیگر ہم عصر رسائل سے اس کی قیمت بھی ہمیشہ کم رہی ہے۔ گرانی کے اس ماحول میں یہ ایک قابل ذکر خوبی ہے۔[۱۸] اس رسالے کا اداریہ پیام کے عنوان سے تحریر کیا جاتا ہے اس کے علاوہ حمد و نعت، احادیث، کہانیاں، نظمیں، لطیفے، ننھے ادیبوں کی تحریریں، غور و فکر اور بزم ساتھی کے سلسلے میں شامل ہوتے ہیں۔ ’’ساتھی‘‘ کا ایک اعزاز ’’ساتھی رائٹر فورم‘‘ کا قیام ہے جس کا ممبر بننے کے لیے کم از کم تین تحریریں کسی اخبار، بچوں کے رسائل میں شائع ہونا لازمی ہیں۔

۱۹۹۰ء میں کراچی سے وحیدہ نسیم کی سرپرستی میں ماہ نامہ ’’بچپن‘‘ اسلم شہزاد کی ادارت میں، حیدرآباد سے ماہ نامہ ’’نٹ کھٹ‘‘ صفیہ سلطان صدیقی کی ادارت میں کراچی سے ماہ نامہ ’’بزم گل‘‘ میگزین